وضو میں پورے سر کا مسح نہ کرنے کا حکم

مجیب: مفتی محمدقاسم عطاری

فتوی نمبر: Sar-7952

تاریخ اجراء: 05محرم الحرام1444ھ /04اگست2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کچھ لوگوں کو دیکھا ہے، وہ سر سے تھوڑی سی ٹوپی یا عمامہ ہٹا کر صرف سر کے چوتھائی حصہ کا مسح کر لیتے ہیں، پورے سر کا مسح نہیں کرتے، تو یہ رہنمائی فرمائیے کہ پورے سر کا مسح کرنے کا کیا حکم ہے، اگر کوئی اس کے ترک کی عادت بنالے، تو کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وضو میں چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض، جبکہ پورے سر کا مسح کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس پر مواظبت (ہمیشگی) فرمائی ہے، البتہ چند بار صرف بیانِ جواز کے لیے چوتھائی سر کا مسح فرمایا اور ایسا عمل جس پر نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مواظبت فرمائی ہو اور چند بار بیان جواز کے لیے ترک فرمایا ہو، وہ سنت مؤکدہ ہوا کرتا ہے، لہٰذا پورے سر کا ہی مسح کیا جائے، جان بوجھ کر بلاعُذر ایک آدھ بار پورے سر کا مسح نہ کرنا بُرا ہے اور اگر عادت بنالی جائے، تو گناہ اور استحقاقِ عذاب کا باعث ہو گا کہ سنتِ مؤکدہ کو ایک آدھ بار ترک کرنے پر عتاب اور ترک کی عادت بنالینے پر استحقاقِ عذاب ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ہے:"أن رجلا قال لعبد اللہ بن زید وھو جد عمرو بن یحیی: أتستطیع أن تريني كيف كان رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم يتوضأ؟ فقال عبد اللہ بن زيد نعم، فدعا بماء، فأفرغ على يديه فغسل مرتين، ثم مضمض واستنثر ثلاثا، ثم غسل وجهه ثلاثا، ثم غسل يديه مرتين مرتين إلى المرفقين، **ثم مسح رأسه بيديه، فأقبل بهما وأدبر، بدأ بمقدم رأسه حتى ذهب بهما إلى قفاه، ثم ردهما إلى المكان الذي بدأ منه، ثم غسل رجليه**" ترجمہ: ایک شخص نے حضرت عمرو بن یحیی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے دادا حضرت عبد اللہ بن زید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا کہ کیا آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ مجھے یہ کر کے

دکھاسکتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیسے وضو فرمایا کرتے تھے ؟ تو حضرت عبد اللہ بن زید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہاں! پھر آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور دونوں ہاتھ دو دو بار دھوئے، پھر تین تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کی، پھر تین بار منہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو بار دھوئے **پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا اور انہیں آگے پیچھے لے گئے، (یعنی) سر کے اگلے حصے سے شروع کیا پھر انہیں گُدی تک لے گئے، پھر جہاں سے شروع کیا تھا، اُسی جگہ واپس لوٹا لائے، پھر اپنے پاؤں دھوئے**۔(صحیح البخاری، کتاب الطھارۃ، باب مسح الراس کلہ، جلد1، صفحہ93، مطبوعہ لاھور)

مذکورہ بالا حدیث پاک کے تحت امام ابو عبد الرزاق عبد القادر بن عبد اللہ اُسطوانی حنفی قادری رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات:1314ھ) لکھتے ہیں:" فالمسح علی الرأس مرة واحدة سنة مؤكدة، كما في أكثر الكتب "یعنی پورے سر کا ایک بار مسح کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، جیسا کہ اکثر کتب میں موجود ہے۔(اصل الزراری شرح صحیح البخاری، باب مسح الراس مرۃ، صفحہ330، مطبوعہ المکتب العلمی، دار الکمال، المتحدۃ)

پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے، چنانچہ وضو کی سنن بیان کرتے ہوئے علامہ علاؤالدین سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:540ھ/1145ء) لکھتے ہیں:" والثالث عشر الاستيعاب في مسح الرأس وهو سنة وهو أن يمسح كله... وأما آداب الوضوء فكثيرة "ترجمہ: اور تیرہویں سنت پورے سر کا مسح کرنا ہے... بہر حال وضو کے مستحبات تو وہ بہت سے ہیں۔(تحفۃ الفقھاء، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ14، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور اس سنت کے مؤکدہ ہونے کی تصریح کرتے ہوئے علامہ زَبِیدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:800ھ/1397ء) لکھتے ہیں:"(قوله: ويستوعب رأسه بالمسح) الاستيعاب هو الاستئصال يقال استوعب كذا إذا لم يترك منه شيئا والاستيعاب سنة مؤكدة على الصحيح "ترجمہ: ماتن کا قول: اور پورے سر کا مسح کے ساتھ گھیراؤ کرنا، (سنت ہے) استیعاب مکمل گھیراؤ کرنے کو کہا جاتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اس نے ایسے انداز سے پورا کیا کہ اس میں سے کچھ نہ چھوڑا اور صحیح قول کے مطابق پورے سر کا مسح کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔(الجوھرۃ النیرہ، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ33، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور اس کے مؤکدہ ہونے کی علت بیان کرتے ہوئے علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:956ھ/1049ء) لکھتے ہیں:" (واستيعاب جميع الرأس في المسح) لمواظبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ماروی فی احادیث وضوئہ فی الصحیحین وغیرهما مع الترک فی بعض الأوقات تعليما للجواز"

ترجمہ: اور پورے سر کا مسح کرنا (سنتِ مؤکدہ ہے)، کیونکہ صحیح بخاری و صحیح مسلم اور دیگر کتبِ احادیث کی روایات کے مطابق نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس پر ہمیشگی اختیار فرمائی، اس کے ساتھ کہ بیانِ جواز کے لیے بعض اوقات ترک بھی فرمایا۔ (غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی، سنن الوضو، صفحہ 23، مطبوعہ سہیل اکادمی، لاہور)

الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں ہے: "ومن السنن المؤکدۃ مسح جمیع الرأس، فلو اقتصر علی مسح الجزء المفروض مسحہ، وتکرر ذلک منہ، فإنہ یأثم" ترجمہ: اور وضو کی سُنَنِ مؤکدہ میں سے ایک پورے سر کا مسح کرنا بھی ہے، لہٰذا اگر کسی نے فرض مقدار کے برابر مسح کیا اور ایسا بار بار کیا، تو وہ گنہگار ہوگا۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعۃ، جلد 1، صفحہ 63، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

پورے سر کا مسح ایک بار ترک کرنا بُرا اور بلا عذر ترک کی عادت بنانا گناہ ہے، چنانچہ تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے، واللفظ للآخر: " (ومنها) مسح کل الرأس مرۃ. کذا في المتون والأظهر أنه یضع کفیه وأصابعه علی مقدم رأسه ویمدهما إلی قفاه علی وجه یستوعب جمیع الرأس ... وإن داوم علی ترک استیعاب الرأس بغیر عذر یأثم" ترجمہ: وضو کی سُنَن میں سے ایک پورے سر کا ایک بار مسح کرنا ہے، یونہی متونِ مذہب میں ہے اور اظہر قول یہ ہے کہ اپنی انگلیوں کو سر کے شروع میں رکھے گا اور کھینچتے ہوئے گُدی کی طرف ایسے لے جائے کہ پورے سر کا احاطہ ہو جائے... اور اگر بلا عذر پورے سر کے مسح کے ترک کی عادت بنائی، تو گنہگار ہوگا۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول، الفصل الثانی فی سنن الوضو، جلد 1، صفحہ 7، مطبوعہ کوئٹہ)

اور عادۃً ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار اِس لیے ہوگا، کیونکہ اس طرح کرنے سے اس کا سنت سے اعراض کرنا ظاہر ہوتا ہے، چنانچہ امام کمال الدین ابنِ ہمام رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 861ھ/1456ء) لکھتے ہیں: "إذا داوم علی ترک استیعاب الرأس بغیر عذر یأثم کأنه واللہ أعلم لظهور رغبته عن السنة" ترجمہ: جب بغیر عذر کے پورے سر کے مسح کے ترک پر ہمیشگی اختیار کرے گا، تو گنہگار ہوگا، اس کی وجہ اللہ بہتر جانتا ہے، (شاید اس لیے کہ) اس کا سنت سے بے رغبتی ظاہر کرنا ہے۔ (فتح القدیر، کتاب الطھارۃ، فصل فی نواقض الوضو، جلد 1، صفحہ 36، مطبوعہ کوئٹہ)

موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے: "ونص الحنفیة علی أن المتوضئ إذا داوم علی ترک استیعاب کل الرأس بالمسح بلا عذر یأثم" ترجمہ: اور احناف نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ وضو کرنے والا جب بلا عذر

پورے سر کے مسح کے ترک کی عادت بنالے، تو وہ گنہگار ہو گا۔(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، جلد43، صفحہ361، مطبوعہ وزارتِ اوقاف، کویت)

فتاوی رضویہ شریف میں ہے:"سنت مؤکدہ کے ایک آدھ بار ترک سے اگرچہ گناہ نہ ہو، عتاب ہی کا استحقاق ہو، مگر بار ہا ترک سے بلاشبہ گنہگار ہوتا ہے۔"(فتاوی رضویہ، جلد1، صفحہ596، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:" پُورے سر کا ایک بار مسح کرنا اور کانوں کا مسح کرنا اور ترتیب کہ پہلے مونھ، پھر ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں، اگر خلافِ ترتیب وُضو کیا یا کوئی اور سنت چھوڑ گیا، تو وُضو ہو جائے گا، مگر ایک آدھ دفعہ ایسا کرنا بُرا ہے اور ترکِ سنّتِ مؤکّدہ کی عادت ڈالی، تو گنہگار ہے۔"(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ296، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net